احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 26 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 26 دسمبر 2003ء 1424 ہجری-26 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 292

کامل دین

ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جو تم پڑھتے ہو۔ اگر ہم یہود پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ وہ آیت ہے الیوم اکملت لکم دینکم...... حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمیں وہ دن معلوم ہے اور وہ جگہ بھی جہاں یہ آیت رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور حضور عرفات میں کھڑے تھے (یعنی دو عیدیں جمع ہوگئی تھیں)

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان حدیث نمبر 43)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ (۔) سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ (۔)

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو (۔) دیا گیا ہے۔ سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا (۔) قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر پر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنے عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئیں تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔

ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے (۔) اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ کا فعل۔ اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26`61`62)

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2003ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 28 دسمبر 2003ء بروز اتوار لندن سے براہ راست خطاب فرمائیں گے۔ جلسہ سے حضور انور کا اختتامی خطاب پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3 بجے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کیا جائے گا۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

مورخہ	:	28 دسمبر 2003ء
بروز	:	اتوار
بوقت	:	3 بجے سہ پہر

(نظارت اشاعت)

سیدنا طاہر نمبر

مورخہ 27 دسمبر 2003 بروز ہفتہ کو روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے جسے ''سیدنا طاہر نمبر'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ضخیم اور قیمتی دستاویز باتصویر شائع ہوئی ہے۔ اس کی قیمت 70 روپے مقرر کی گئی ہے۔ قارئین وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ یہ پرچہ بہت احتیاط سے بھجوایا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

امریکہ سے Oncologist کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف USA کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم ڈاکٹر محمد اشرف میلو صاحب (Oncologist) کینسر اور خون کی دیگر بیماریوں کے ماہر مورخہ 28 اور 29 دسمبر 2003ء بروز اتوار اور سوموار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ ہسپتال کے اوقات کار میں تشریف لائیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نعت

تا ابد تابندہ تر ہے آب و تابِ مصطفیٰ ﷺ

منتظر دھرتی تھی جس ابرِ کرم کے واسطے
وہ عرب کا ناز وہ رحمت عجم کے واسطے
آ گیا جس دم وہ تکمیل حرم کے واسطے
باندھ کے بستر چلا شیطاں عدم کے واسطے
تھا ظہور مصطفیٰ یا مطلع روز ازل
فطرتِ کامل تھی گویا حاملِ سوزِ ازل

وہ یتیمی کا زمانہ اور وہ بچپن کا دور
آنکھ اس کی دیکھتی تھی ہائے کیا کیا ظلم و جور
بے طرح بگڑے ہوئے تھے جب تری دنیا کے طور!
وہ تلاش راز ہستی، روز و شب وہ فکر و غور
دل میں ہنگامہ بپا تھا لب مگر سازِ خموش
پیش خیمہ انقلابوں کا وہ آوازِ خموش!

ہے جہاں بھر میں مقدس تو بھی اے غار حرا
نور افشانی ہے کرتا آسماں تجھ پر سدا!
کون تیرے جھٹپٹے کی گود میں پلتا رہا؟
جس کے جلووں نے زمین و آسماں کو بھر دیا
جس کی پیشانی تھی جلوہ گاہِ نور آفتاب
چھٹ گئے جس کی نگہ سے ظلمت شب کے سحاب

وہ سکوتِ غار میں ہنگامہ آرائی تری!
انجمن جس پر تصدق تھی وہ تنہائی تری!
آستانِ ایزدی پر وہ جبیں سائی تری!
بارگاہِ یکتا میں یکتا تھی یکتائی تری!
اشک ریزی کچھ نہ تھی جز آرزوئے انقلاب
تیرے نالوں سے کھنچی دنیا بسوئے انقلاب

روئیں روئیں میں سمائی عشق کی تاثیر ہے
جو مصور کا ہے آئینہ تو وہ تصویر ہے!
حسن عالمگیر تو پروردۂ تقدیر ہے!
اور اعجاز نظر اکسیر در اکسیر ہے
تھے عدو حیرت زدہ دیکھا جو عفو و درگزر
کہہ اٹھے بے ساختہ تو ہے کوئی ''فوق البشر''

جلوۂ بے رنگ وہ رکھتی تھی روح پاک کیا!
عکس لے اس کا بھلا آئینہ ادراک کیا!
نطق حیراں عظمت پیغمبر ''لولاک'' کیا!
سِدرہ منزل سدِ رہ ہوتے بھلا افلاک کیا!
جس کے پرتو سے ہے سکتہ محفل کونین پر
کیا نگہ ڈالے کوئی نظارہ ''قوسین'' پر

اسوۂ کامل ہے گویا آفتاب مصطفیٰؐ
تا ابد تابندہ تر ہے آب و تاب مصطفیٰؐ
وہ لڑکپن ، عہد پیری و شباب مصطفیٰؐ
عین دیدہ زیب ہر جزو کتاب مصطفیٰؐ
کارواں بھٹکے ہوئے کو رہبر کامل ملا
جس کے نقش پا سے ہم کو جادۂ منزل ملا

سیرت اقدس تری توحید کی تنویر ہے
ہر عمل قرآن کی منہ بولتی تفسیر ہے
جاذبِ دیدہ و دل ہر گوشہ تصویر ہے
ہر عمل ماہِ مبیں ہے اخترِ تقدیر ہے
آنکھ جب میرے تصور کی ہے تکتی آپ کو!
دیکھتی ہے پر نہیں ہے دیکھ سکتی آپ کو!

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ 7ھ کے واقعات

عمرۃ القضا، عمارہ بنت حمزہ کی کفالت اور آنحضورؐ کی حضرت میمونہ سے شادی

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

عمرۃ القضا

ذوالقعدہ ۷ھ (مارچ ۶۲۹ء)

مؤرخین نے اس عمرہ کو عمرہ القضیہ، عمرۃ الصلح اور عمرۃ القصاص نام بھی دیئے ہیں۔ انہوں نے اس کو عمرۃ القصاص کا نام اس لئے دیا ہے کہ ان کے خیال میں آیتِ کریمہ کہ عزت والا مہینہ عزت والے مہینے کا بدل ہے اور تمام حرمت والی چیزوں کا بدلہ لیا جائے گا" (البقرہ:۱۹۵) اس عمرہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔ اور اس کا نام عمرۃ القضا اس لئے ہے کہ اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے قریش پر قاضی بن کر فیصلہ دیا تھا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جو معاہدہ ہوا تھا اس کی شرائط میں سے مسلمانوں کے لئے ایک شرط یہ بھی تھی کہ

"آئندہ سال وہ مکہ میں آ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں مگر ان کے پاس صرف مسافر کے ہتھیار ہوں گے یعنی نیام میں سوائے بند تلوار کے کوئی اور ہتھیار ساتھ نہ ہوگا اور وہ مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔

(بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء)

آنحضرت ﷺ نے اس شرط کی پابندی میں اور اس کی مدت کی تکمیل میں پورا سال انتظار میں گزارا۔ دورانِ سال خدا تعالیٰ کی تقدیر نے آپؐ کے لئے فتوحات کے نئے باب کھولے اور فتح عظیم کے لئے بھی راہ کشادہ کی۔ جونہی افق مدینہ پر ذوالقعدہ مہینہ کے چاند نے نوید افزا ہو کر اس معاہدہ کے سال کی تکمیل کا پیغام دیا، آنحضرت ﷺ نے عمرۃ القضا کے لئے روانگی کی منادی فرما دی۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ حدیبیہ میں شامل ہونے والوں میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ (زرقانی عمرۃ القضاء)

یعنی دوسروں کو بھی کھلی اجازت ہے اور ان میں سے بہت سے شامل بھی ہوئے لیکن آپؐ کی خواہش تھی کہ رضا کے ان پُتلوں میں سے کوئی کسی وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے جو گزشتہ سال گویا بیت اللہ کے دروازے تک پہنچ کر پھر محض للہ اس میں داخل نہ ہوئے تھے اور مدینہ واپس لوٹ آئے تھے۔ گو "منهم من قضى نحبه" ان میں سے کئی ایک ایسے تھے جو اپنی نیت اور منّت کو پورا کر چکے تھے اور کسی نہ کسی مہم میں خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ گزار چکے تھے۔ اس لئے وہ بنفسہم تو اس غیر معمولی موقع میں شامل نہ ہو سکتے تھے البتہ آنحضرت ﷺ کے اس اعلان نے ان کو ان کی یادوں کے ذریعہ ضرور شامل کر لیا تھا اور اس طرح ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہ سکا تھا۔

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر مدینہ میں تیاریوں کی چہل پہل اور بھاگ دوڑ شروع ہو گئی اور دو ہزار صحابہؓ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور کچھ بچے بھی تھے۔ آپؐ نے قربانی کے لئے ساٹھ اونٹ تیار کئے اور اپنی قربانی کے اونٹ کو خود ہار پہنایا۔ اونٹوں کو حضرت ناجیہ بن جندب الأسلمیؓ کے سپرد کر دیا۔ دورانِ سفر قربانی کے اونٹ قافلہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ ان کی نگرانی اور چارے وغیرہ کے لئے ان کے ساتھ اُسلم قبیلہ کے چار نوجوان بھی مددگار کے طور پر تھے۔ خطرہ کی کسی بھی صورتحال سے نپٹنے کے لئے آپؐ نے تلواریں، زرہیں، خود، ڈھالیں اور نیزے وغیرہ ہتھیار بھی ساتھ رکھوائے اور یکصد گھوڑے بھی ہمراہ لئے۔ گھوڑوں کے انتظام پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کو اور اسلحہ اور ہتھیاروں پر حضرت بشیر بن سعدؓ کو مقرر فرمایا اور روانگی کے لئے تیاری فرمائی۔ اپنے بعد مدینہ میں حضرت ابورُہم غفاریؓ کو امیر بنا کر سوئے مکہ روانہ ہوئے۔ (زرقانی عمرۃ القضاء)

(ابن ہشام نے لکھا ہے کہ مدینہ پر عُویف بن الأضبط الدیلیؓ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ باقی اکثر کتب تاریخ میں حضرت ابورہم غفاریؓ کا ہی نام مذکور ہے۔ خاکسار نے اکثر کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے حضرت ابورہم غفاریؓ کا نام ہی درج کیا ہے)

آنحضرت ﷺ صحابہؓ کے ہمراہ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو محمد بن مسلمہؓ اور بشیر بن سعدؓ کو گھوڑوں اور ہتھیاروں کے ساتھ پہلے روانہ فرما کر وادی مرّ الظہران میں رکنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ جگہ مکہ سے صرف پانچ میل کے فاصلہ پر تھی۔ یہ جب وہاں پہنچے تو انہیں قریشِ مکہ میں سے کچھ لوگ ملے۔ گھوڑوں وغیرہ کے ساتھ وہاں آنے کی وجہ سے وہ متعجب ہوئے اور اس طرح آنے کی وجہ پوچھنے لگے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور کل صبح آپؐ انشاء اللہ یہاں اتر رہے ہیں۔ وہ فوراً قریش کے پاس مکہ پہنچے اور انہیں حالات کی خبر کی۔ قریشِ مکہ خوفزدہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو قطعاً کوئی معاہدہ شکنی نہیں کی تو پھر محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہم پر چڑھائی کیوں کر رہے ہیں؟ وہ اس قدر خوفزدہ تھے کہ جلدی جلدی ایک وفد تیار کیا اور مِکرَز بن حفص بن الاخیف کی قیادت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ اس وقت مرّ الظہران کے قریب مکہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بطنِ یأجج میں تھے۔ مکرز آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اے محمد! آپؐ نے ہماری طرف سے معاہدہ شکنی کا کوئی بڑا تو کیا چھوٹا سا فعل بھی نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود آپؐ اپنی قوم کے خلاف مسلّح ہو کر حرم میں داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ آپؐ نے ان سے شرط طے کی تھی کہ آپؐ صرف ایک مسافر کے ہتھیار کے ساتھ ہی داخل ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "میں ہرگز ان کے خلاف ہتھیار لے کر (حرم میں) داخل نہیں ہونگا۔" مکرز نے یہ الفاظ سنے تو بے اختیار بول اٹھا یہ وہی تو ہے جس کے ذریعہ نیکی اور وفا پہچانی جاتی ہیں۔ نیکی اور وفا کا اگر وجود قائم ہے تو اس کی وجہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔

سبحان اللہ! قریشِ مکہ کے دل کی کیسی بے لاگ آواز تھی جو ان کے نمائندہ کی زبان سے بے ساختہ نکل گئی؟ یہ آنحضرت ﷺ کی حسنِ سیرت کا امتیاز اور خلقِ عظیم کا اعجاز تھا کہ اس سے دشمن بھی گھائل تھے۔ یہ قطعی بات ہے کہ وہ آپؐ کے اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ کے دل سے قائل تھے گو تکبر اور بغض کی وجہ سے دشمنی کی آگ میں جھلس رہے تھے۔ مکرز کے یہ بے لاگ مگر سچائی سے لبریز الفاظ جو اس نے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں کہے، بے مثال ہیں۔ ایسے الفاظ تاریخ مذاہب میں آنحضرت ﷺ کے سوا کسی اور کے بارہ میں نہ ملتے ہیں اور نہ ہی کسی اور ذات پر صادق آتے ہیں۔

الغرض مکرز آنحضرت ﷺ کی زبان سے یہ سن کر کہ آپؐ حرم میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے سوائے مسافر کی ضرورت کے ہتھیار کے، تو وہ فوراً تسلّی کی یہ خبر دینے کے لئے مکہ کی جانب سرپٹ بھاگا اور جا کر ان کو بتایا کہ "محمد (ﷺ) اپنے عہد پر قائم ہیں اور وہ مکہ میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے۔ (زرقانی وابنِ سعد عمرۃ القضا)

آنحضرت ﷺ نے ہتھیار وغیرہ بطنِ یأجج میں ہی رہنے دیئے اور وہاں اَوس بن خولی انصاریؓ کی قیادت میں دو سو صحابہؓ کو مقرر فرما کر عمرہ کی ادائیگی کے لئے تلبیہ کہتے ہوئے عازمِ مکہ ہوئے۔ تقریباً اٹھارہ سو قدسی اپنی تلواریں نیام میں لٹکائے آپؐ کے ہمراہ تھے۔ ہر ایک اس کوشش میں تھا کہ آپؐ کے قریب سے قریب تر ہو کر چلے۔ (زرقانی عمرۃ القضا) حفاظتی تدبیر کے طور پر بھی صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے اردگرد گھیرا ڈالے ہوئے تھے چنانچہ حضرت ابن ابی اَوفیؓ فرماتے ہیں کہ جب آپؐ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپؐ کو چھپا رکھا تھا تا کہ مشرکین اور ان کے لڑکے آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں۔ (بخاری۔ کتاب المغازی باب عمرۃ القضا) آنحضرت ﷺ کا قافلہ تلبیہ کہتے ہوئے حجون کی طرف سے نکلنے والی مکہ کی ایک گھاٹی کداء سے مکہ میں داخل ہوا۔

آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی القصواء پر سوار تھے جس کی نکیل حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے تھام رکھی تھی۔ وہ فرطِ محبت میں کبھی رکاب کو پکڑ لیتے تھے اور ساتھ ساتھ چلتے تھے اور کبھی لگام تھام لیتے اور آگے آگے چل پڑتے۔ (زرقانی)

جب جذبات سے مغلوب ہوتے تو یہ اشعار پڑھنے شروع کر دیتے۔

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارَ عَنْ سَبِيْلِهٖ
خَلُّوْا فَكُلُّ الْخَيْرِ فِي رَسُوْلِهٖ
يَا رَبِّ إِنِّي مُؤْمِنٌ بِقِيْلِهٖ
أَعْرِفُ حَقَّ اللّٰهِ فِي قُبُوْلِهٖ
نَحْنُ قَتَلْنَاكُمْ عَلٰى تَأْوِيْلِهٖ
كَمَا قَتَلْنَاكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

کہ اے کافروں کے گروہ! اس خدا کا راستہ چھوڑ دو۔ ہاں اس کا راستہ چھوڑ دو کہ ہر ایک بھلائی اس کے رسولؐ میں ہے۔ اے میرے ربّ! میں اس رسولؐ کے ہر فرمان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے آپؐ کو ماننے کے باعث اللہ تعالیٰ کے حقوق کی شناخت نصیب ہوئی ہے۔ ہماری تم سے لڑائی اس وجہ سے ہے کہ تم نے اس رسولؐ کا انکار کیا ہے۔ اور اس پر قتال کے احکام کے نزول کی وجہ سے ہم نے تم سے قتال کیا، ایسی ضرب کے ساتھ کہ جو کھوپڑی کو سر سے الگ کر دیتی ہے اور دوست کو دوست سے ناآشنا کر دیتی ہے۔

(ابن ہشام عمرۃ القضا)

ان اشعار کو سن کر حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ سے مخاطب ہوئے اور کہا۔ اے ابن رواحہ! رسول اللہ کی موجودگی میں آپ شعر پڑھ رہے ہیں؟ قبل اس کے کہ وہ کوئی جواب دیتے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عمر! ان کو کچھ نہ کہو۔ ان اشعار کا اثر تو تیز نیزوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

(المواہب اللدنیہ باب عمرۃ القضاء)

آنحضرت ﷺ کے اس پُر حکمت کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کسی بھی پہلو سے نہ کفار مکہ کو یہ تأثر دینا چاہتے تھے کہ مسلمان کسی ادنیٰ سے خوف یا دباؤ میں عمرہ کر رہے ہیں اور نہ ہی صحابہؓ پر اس قسم کے کسی اثر کو غالب دیکھنا چاہتے تھے اس لئے آپؐ نے صحابہؓ کو یہ حوصلہ دیا کہ ان اشعار کی نیزوں سے زیادہ چبھن کفار کے لئے حوصلہ شکن ہے۔ ادھر یہ پہلو بھی آپؐ کے مدنظر تھا کہ اس موقع پر کہیں صحابہؓ میں سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ حرم میں داخلہ کا سارا سامان افراد کی طاقت کے بل بوتے پر ہوا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی شان سے غافل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کو جواب دے کر آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ کہو کہ اُس ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غلبہ و تکریم عطا کی اور خود اس ایک ہی نے تمام احزاب کو شکست دی۔

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اب یہ الفاظ دوہرانے لگے تو آپؐ کے ساتھ دیگر صحابہؓ نے بھی یہی الفاظ دوہرانے شروع کر دیئے۔

اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے مہاجرین کے لئے ''یا بنی عبدالرحمٰن''، خزرج کے انصار کے لئے ''یا بنی عبداللہ'' اور اوس کے انصار کے لئے ''یا بنی عبیداللہ'' کے شعار مقرر فرمائے۔ (سیرت الحلبیہ عمرۃ القضا)

ہجرت کے بعد کم و بیش سات سال کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ سرور کائنات ﷺ مکہ میں ورود فرما رہے تھے اور اس عمرہ سے آپؐ کی وہ رویا پوری ہو رہی تھی جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ میں داخل ہونے کے بارہ میں دکھائی تھی اور فرمایا

ترجمہ: یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو اس کی رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں داخل ہو گے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کرو گے۔

(الفتح: ۲۸)

آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو رہا تھا۔ آپؐ مسلسل تلبیہ میں مصروف تھے۔ کفار نے ایک شان اور اعتماد کے ساتھ آپؐ کو اور صحابہؓ کو حرم میں داخل ہوتے دیکھا تو بعض یہ نظارہ دیکھ نہ سکے کوئی خوف تھا یا حسد کی جلن تھی کہ وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے مکہ کے ارد گرد پہاڑوں پر چلے گئے۔ (ابن سعد عمرۃ القضا) بعض کو وقُعَیقِعان سے سارا منظر دیکھنے لگے۔ (بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضیہ) بعض دار الندوہ میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کو عمرہ کرتے دیکھتے تو رہے لیکن اپنے دل کی تسلی کی خاطر یہ تبصرے کرنے لگے کہ مسلمان مسلسل مصائب اور جنگوں میں گھرے رہنے کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہیں۔ بعض کہنے لگے کہ انہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضیہ) آنحضرت ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے اضطباع کر لیا یعنی اپنی چادر کو دائیں کندھے سے اتار کر اور بغل کے نیچے سے گزار لیا اور پھر اسے بائیں کندھے کے اوپر سے کمر پر لے آئے۔ صحابہؓ نے بھی ایسے ہی کر لیا۔ آپؐ نے طواف شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ پہلے تین شوط (چکر) رَمَل کریں۔ یعنی قدرے فخریہ انداز میں سینہ تان کر، کندھے مٹکاتے ہوئے، مضبوط اور تیز قدموں کے ساتھ چلیں۔ یہ چال حجرِ اسود سے شروع کر کے رکنِ یمانی تک یعنی خانہ کعبہ کے تین اطراف تک جاری رہے اور چوتھی طرف یعنی رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک عام رفتار سے چلا جائے۔ اسلام میں یہ پہلا اضطباع اور رمل تھا۔ آپؐ نے فرمایا ''رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءً ا اَرَاھُمُ الْیَوْمَ مِنْ نَفْسِہٖ قُوَّۃً'' کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے گا جو آج کے دن کفار کو اپنی طاقت دکھائے گا۔

(ابن ہشام و زرقانی و سیرت الحلبیہ عمرۃ القضا)

آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی القصواء پر سوار تھے۔ آپؐ حجرِ اسود کے سامنے تشریف لائے اور سواری پر بیٹھے بیٹھے اپنی چھڑی کے ساتھ اِستلام کیا اور طواف کیا۔ طواف شروع کرنے کے لئے حجرِ اسود کو بوسہ دینا استلام کہلاتا ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ طواف کرنے والا تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجرِ اسود کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھے جاتے ہیں اس طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجرِ اسود کو چومے۔ اگر چوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اسے چُھوئے اور اگر چُھو بھی نہ سکے تو چھڑی سے یا ہاتھ سے ہی اس کی طرف اشارہ کر کے اسے چوم لے۔ حجرِ اسود کو اس طرح بوسہ دینا استلام کہلاتا ہے۔

پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی بھی سواری پر ہی کی۔ (بخاری کتاب المناسک باب عمرۃ القضا و زرقانی عمرۃ القضا) آنحضرت ﷺ کے سکھائے ہوئے طریق کے مطابق صحابہؓ نے بھی خوب رمل کے ساتھ طواف کیا اور اپنی صحتمندانہ پُر قوت چال کے مشاہدہ سے کفار کے اندازوں کو غلط ثابت کیا۔

سعی بین الصفا والمروہ کے ساتویں پھیرے کے بعد آنحضرت ﷺ نے وہیں مروہ کے پاس قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا کہ مکہ کی ہر گھاٹی قربان گاہ ہے۔ قربانی کے بعد آپؐ نے وہیں حلق کرایا یعنی بال منڈوائے اور آپؐ کی اتباع میں سب صحابہؓ نے بھی ایسے ہی مناسک ادا کئے۔ جو مناسک کی ادائیگی سے فارغ ہو چکے تھے، آپؐ نے ان میں سے بعض کو بطنِ یأجج بھجوا دیا تا کہ اب وہ ہتھیاروں اور گھوڑوں وغیرہ کی نگہداشت کریں اور ان کے بدلے وہ آ کر مناسک کی ادائیگی کر لیں جو پہلے ان پر مقرر ہیں۔ آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے ایسا ہی کیا۔

آنحضرت ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا تو کفار نے عرض کی کہ چونکہ یہ معاہدہ میں شامل نہیں تھا اسلئے آپؐ ایسا نہ کریں۔ اس پر آپؐ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے۔ آپؐ نے حضرت بلالؓ کو نماز ظہر کے لئے اذان دینے کا ارشاد فرمایا تو بلالؓ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے اور اذان کہی۔ (واقدی عمرۃ القضا) قریشِ مکہ نے جب اذان سنی تو ان کے سینے اندر سے کھولنے لگے مگر معاہدہ کی وجہ سے کچھ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کے رعب کی وجہ سے بھی ان کے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ آپس میں ہی دِس گھولنے لگے۔ عکرمہ بن ابی جہل نے کہا۔ اللہ نے ابو الحکم کے ساتھ تکریم کا معاملہ ہی کیا ہے کہ اس غلام کے یہ الفاظ سننے سے پہلے ہی اسے موت دے دی۔ اسی طرح صفوان بن امیہ اور خالد بن اُسید نے بھی ایسے ہی تبصرے کئے۔ سہیل بن عمرو نے جب اذان سنی تو کان بند کر لئے۔ (سیرت الحلبیہ عمرۃ القضا)

عمارہ بنت حمزہؓ کا دلچسپ واقعہ

جب آنحضرت ﷺ مکہ سے روانہ ہونے لگے تو آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی جو بچپن میں آپؐ سے بیحد مانوس تھی اور عمر کے نمایاں فرق کی وجہ سے آپؐ کو چچا کہتی تھی۔ اس نے ایک لمبی جدائی کے بعد آپ کو دیکھا تو چچا چچا کہتی ہوئی آپ کی طرف لپکی۔ حضرت علیؓ نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ یہ آپ کے چچا کی بیٹی ہے اور اب اسے میں نے لے لیا ہے۔ اس پر حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔ حضرت علیؓ کہتے تھے کہ اسے میں نے لے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ کہتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور حضرت زیدؓ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ اس بحث کو آنحضرت ﷺ نے یہ فیصلہ کر کے ختم فرما دیا کہ یہ اپنی خالہ (یعنی حضرت جعفرؓ کی بیوی) کے پاس رہے گی اور فرمایا ''اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ'' خالہ تو ماں کی جگہ ہے۔ آپؐ نے سب کو تسلی دی اور حضرت علیؓ سے فرمایا ''اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ'' تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں۔ اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا ''اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ'' تو صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہے۔ اور حضرت زیدؓ سے فرمایا ''اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا'' تم تو ہمارے بھائی ہو اور ہمارے زیرِ کفالت ہو۔

حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرت حمزہؓ کی اس بیٹی سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا ''اِنَّھَا ابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ'' کہ یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضا)

آنحضرت ﷺ مکہ میں قیام کے عرصہ میں کسی گھر میں نہیں ٹھہرے بلکہ آپؐ کے لئے ایک جگہ ریتلی زمین پر چمڑے کا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا۔ اسی خیمہ میں آپؐ نے تین روز قیام فرمایا۔ اسی سفر میں آنحضرت ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے شادی کی۔ (بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضا) چوتھے روز ظہر کے وقت آپؐ کو مکہ میں تشریف لائے ہوئے تین روز پورے ہو رہے تھے۔ (ابن سعد عمرۃ القضا) کیونکہ آپؐ جب مکہ میں داخل ہوئے تھے تو نصف النہار کا وقت تھا۔ قریشِ مکہ نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزیٰ کو ایک وفد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ (زرقانی عمرۃ القضا) وہ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور آپؓ سے کہا کہ اپنے آقا سے کہئے کہ اب ہمارے ہاں سے روانہ ہو جائیں کیونکہ قیام کی مدت مکمل ہو چکی ہے۔ (بخاری کتاب الصلح و کتاب المغازی عمرۃ القضا) آنحضرت ﷺ سے کسی طرح بھی معاہدہ کی خلاف ورزی کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ جب یہاں قیام کا وقت پورا ہو رہا تھا تو آپؐ لازماً کوچ کی تیاری میں بھی مصروف تھے۔ آپؐ کی خواہش تھی کہ حضرت میمونہؓ سے آپؐ کی شادی بھی مکہ میں ہی ہو۔ اور اس طرح قریش سے دوستی کا تعلق بن جائے جو آئندہ پائیدار امن اور مستقل صلح کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آپؐ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قریش کے ان نمائندوں سے کہا کہ اگر تم لوگ اجازت دو تو میں یہاں شادی کی تقریب منعقد کر کے کھانے کی دعوت میں آپ سب کو بھی مدعو کروں۔ وہ بغض اور خوف کے ملے جلے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اس لئے اس دعوت کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمیں آپؐ کے پیش کردہ کھانے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ آپؐ بس یہاں سے روانہ ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قریشِ مکہ کے احساسات کا خیال کیا اور ابو رافعؓ سے فرمایا کہ روانگی کا اعلان کر دو اور یہ کہ کوئی شخص یہاں شام نہ کرے۔ آپؐ خود بھی تیار تھے چنانچہ اپنے پیچھے ابو رافع کو حضرت میمونہؓ کے پاس چھوڑا اور خود تمام صحابہؓ کے ساتھ مکہ سے روانہ ہو گئے۔ مکہ والوں کو گزشتہ تین روز میں اپنا بغض نکالنے کا کوئی موقع تو ملا نہ تھا اس لئے جب حضرت میمونہؓ کی روانگی کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے بغض کا اظہار یوں کیا کہ آپ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب وہ حد سے بڑھنے لگے تو ابو رافعؓ نے انہیں جواب دیا کہ ''آخر تم چاہتے کیا ہو؟ واللہ یہیں قریب ہی بطنِ یأجج میں ہمارے سوار اور ہتھیار موجود ہیں۔ معاہدہ کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی اور تم لوگ معاہدہ توڑ رہے ہو۔'' ابو رافعؓ کا یہ کہنا تھا کہ ان کے طوطے اڑنے لگے چنانچہ وہ فوراً تتر بتر ہو گئے۔

(سیرت الحلبیہ و ابن ہشام عمرۃ القضا)

جب آپؐ مکہ سے تقریباً سات میل کے فاصلہ پر

عمیم کے پاس سرف کے مقام پر پہنچے تو یہیں ٹھہر گئے۔ بعد میں ابورافعؓ حضرت میمونہؓ کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ یہیں آنحضرت ﷺ اور حضرت میمونہؓ کی خلوت کی پہلی رات تھی۔ یہاں رات بھر کے قیام کے بعد آپؐ مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت میمونہؓ سے شادی

ذوالقعدہ ۷ھ (مارچ ۶۲۹ء)

حضرت میمونہ بنت الحارثؓ الہلالیہ کا اصل نام برّہ تھا۔ برّہ کے معنے نیکی کے ہیں۔ جس طرح اُمّ المؤمنین حضرت جویریہؓ کا نام بھی برّہ تھا اور ان کا نام بھی بدل کر آنحضرت ﷺ نے جویریہ رکھ دیا تھا اسی طرح آپؐ نے حضرت میمونہؓ کا نام برّہ سے بدل کر میمونہ رکھا۔ کیونکہ آپؐ یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ کبھی جب برّہ گھر میں نہ ہوں تو یہ خیال ہو کہ برّہ گھر میں نہیں ہے۔ معنوی لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہو کہ نیکی اور بھلائی گھر میں نہیں ہے (ابن سعد۔ حالات حضرت جویریہؓ)

حضرت میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی بیوی حضرت اُمّ الفضل بن الحارثؓ کی حقیقی بہن تھیں اور حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیسؓ کی ماں جائی بہن بھی تھیں۔ اسلام سے قبل حضرت میمونہؓ کی شادی ایک شخص مسعود بن عمرو ثقفی سے ہوئی تھی لیکن ان میں علیحدگی ہو گئی۔ بعد ازاں آپؓ ابو رُہم عبد العزّٰی سے بیاہی گئیں۔ اس کی وفات کے بعد آپؓ نے ایک عرصہ بیوگی کی حالت میں گزارا۔ (سیرت الحلبیہ) حضرت عباسؓ جو حضرت میمونہؓ کے بہنوئی تھے اُن کو اِن کی شادی کی فکر تھی۔ ان کی تحریک پر آنحضرت ﷺ نے اس رشتہ کو منظور فرمایا۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت جعفرؓ کو اپنے لئے رشتہ کا پیغام دے کر حضرت میمونہؓ کے پاس بھیجا۔ میمونہؓ نے یہ پیغام حضرت عباسؓ کے سامنے پیش کیا تو آپؓ نے اس کو قبول کرتے ہوئے ان کا نکاح آنحضرت ﷺ سے چار سو درہم حق مہر کے عوض طے کیا۔ اس نکاح کا اعلان بھی حضرت عباسؓ نے کیا۔ اور رخصتانہ سرف کے مقام پر ہوا۔ (زرقانی و فتح الباری شرح بخاری کتاب المغازی زیر حدیث عمرۃ القضاء و ابن ہشام)

گھر میں کام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد جلد 6 ص 121، 167)

دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفا عیاض باب تواضعہ)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے نیز بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 264، اسد الغابہ)

تعارف کتب

میری پسندیدہ بستی

قادیان دار الامان

نام کتاب: میری پسندیدہ بستی قادیان دار الامان

مصنف: عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن

سن اشاعت: مارچ 2003ء

پبلشر: برکلے لندن

تعداد صفحات: 340

جماعت احمدیہ کے مرکز اول قادیان دار الامان کے ساتھ ہر احمدی کا ایک جذباتی لگاؤ ہے یہ وہ بستی ہے جہاں حضرت مسیح موعود کے شب و روز گزرے جہاں سے احیاء دین کی عالمگیر تحریک شروع ہوئی۔ جہاں عاشقان دین نے اپنے صدق وصفا کی داستانیں رقم کیں۔ اس بستی میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے پہلے جانشین اور جلیل القدر رفقاء آسودہ خاک ہیں۔ اس بستی نے پوری دنیا میں اپنے نور کی کرنیں پہنچائی ہیں۔ اس بستی کا تذکرہ اور اس کے باسیوں کے بارہ میں معلومات سے آگاہی ہمارا دینی فریضہ بنتا ہے۔ اس بستی کے تذکرے تا ابد ہوتے رہیں گے۔ بستی کی تاریخ بھی بیان ہوگی اور یہاں کے درخشندہ ستاروں کا ذکر بھی ہوتا رہے گا۔

زیر تبصرہ کتاب ''میری پسندیدہ بستی قادیان دار الامان'' جس کے عنوان میں ہی محبت وعقیدت کی جھلک نظر آ رہی ہے ایک مخلص احمدی کی تالیف ہے جو بطور آرکیٹیکٹ جماعتی تعمیرات کے حوالے سے دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زیر نگرانی آپ کو مرکز سلسلہ قادیان، مرکز ربوہ اور دنیا کے متعدد ممالک میں بیوت الذکر، مشن ہاوسز اور دیگر عمارتوں کی تعمیر اور ڈیزائننگ میں غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ 1990ء سے شروع ہونے والی قادیان میں جملہ تعمیرات آپ کی زیر نگرانی ہو رہی ہیں۔ آپ گزشتہ کئی دہائیوں سے قادیان جا رہے ہیں خاص طور پر جب سے وہاں کی تعمیرات کا آغاز ہوا آپ کو قادیان کی بستی کی تاریخ اور موجودہ صورت حال کا بغور مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس کتاب میں قادیان کی تاریخی حیثیت، حضرت مسیح موعود اور آپ کے خاندان کے بارہ میں معلومات، قادیان میں موجود عمارات کے تاریخی اور موجودہ کوائف، قدیم و جدید قادیان کے نقشے اور قادیان کے بارہ میں بزرگان سلسلہ کی تحریرات بھی شامل ہیں۔ قادیان کی خوبصورت اور تاریخی عمارات کی تصاویر کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے خاص کر ان کو ایک آرکیٹیکٹ کے نکتہ نظر سے بھی دکھایا گیا ہے۔

جماعتی تاریخ کے مختلف ادوار، حضرت مسیح موعود اور آپ کے خاندان کے بارہ میں معلومات، حضرت مسیح موعود کی سیرت کے بعض دلکش پہلو، آپ کے سوانح، بعض جید رفقاء کا تذکرہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ قادیان 1991ء کے بعض کوائف اور قادیان کے مختلف نقشہ جات کتاب میں قاری کی توجہ کو مرکوز کئے رکھتے ہیں۔ کتاب اعلیٰ کاغذ پر اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

خدائی غیرت کا نشان

رپورٹ: فہیم احمد صاحب خادم۔ غانا

قریباً اکیس سال قبل کا واقعہ ہے۔ جماعت احمدیہ غانا کا ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ میں تھا۔ ان دنوں بھی مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج تھے۔ ایک دن ان کے گھر کی ایک ملازمہ کی غلطی سے باورچی خانہ میں آگ لگ گئی۔ صورت حال یہ تھی کہ باورچی خانہ میں دو سلنڈر جل رہے تھے۔ خود باورچی خانہ بھی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ مشن سے ملحقہ ایک پٹرول سٹیشن بھی تھا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس کے خاص فضل سے آگ پھیل نہ سکی البتہ ملازمہ کے جسم کا کچھ حصہ آگ سے جھلس گیا۔ ملازمہ کو ہسپتال داخل کر دیا گیا۔ علاج کے بعد اسے سلائی مشین اور کچھ نقدی دے کر راضی خوشی رخصت کر دیا گیا۔

2000ء میں، ٹھیک بیس سال بعد اس جل جانے والی عورت کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ غانا کے ملکی قانون کے مطابق بیس سال قبل ہونے والے واقعہ پر مقدمہ دائر نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی یہ مقدمہ ظاہر کرتا ہے کہ عورت کی کوئی چال ہے یا وہ کسی کے اشاروں پر کھیل رہی ہے۔ بات ظاہر ہے کہ اگر وہ پہلی بار جل جانے پر جماعت کی طبی اور مالی امداد پر مطمئن نہ تھی تو اسے اسی وقت جماعت کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہئے تھا۔ چونکہ اس عورت نے اس واقعہ کے معاً بعد مقدمہ نہیں کیا تو پتہ چلا کہ عورت، جماعت کی مالی امداد پر ہی مطمئن ہو گئی تھی۔

اس عورت کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ جس دن اس عورت کے وکیل نے عدالت میں جماعت کے خلاف دلائل پیش کرنے کے لئے حاضر ہونا تھا اس روز خدا کی عجیب قدرت ظاہر ہوئی۔ اس وکیل کی گاڑی کو اچانک آگ لگ گئی اور وہ آناً فاناً خاکستر ہو گئی اور اس وکیل کو اپنی گاڑی پر عدالت جانے کی توفیق نہ ملی۔ وکیل اس واقعہ سے ایسا حواس باختہ ہوا کہ کسی نہ کسی طرح عدالت میں پہنچا اور اپنی گاڑی کے جل جانے کا ذکر کر کے عدالت سے درخواست کی کہ میرے دماغ پر اس واقعہ کا بے حد بوجھ ہے لہٰذا عدالت کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

کچھ ہفتے ہوئے عدالت نے اس مقدمہ کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں کر دیا اور عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے اس عورت کو ہدایت جاری کی کہ وہ ایک لاکھ سیڈیز جرمانہ، جماعت احمدیہ کو ادا کرے۔

یہی لگتا ہے کہ یہ سراسر جماعت احمدیہ کو زک پہنچانے کی سازش تھی۔ جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے محفوظ ہاتھوں میں ہے بھلا اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کے بانی حضرت مسیح موعود تو سالہا سال ہوئے بانگ دہل فرما چکے ہیں اور کیا ہی سچ فرمایا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

اس مقدمہ کی تفصیلی رپورٹ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے ازراہ شفقت فرمایا:

''اس لڑکی سے حسن سلوک کریں۔ وہ غریب پہلے جل گئی اور اب مقدمہ ہار گئی ہے تو جو جرمانہ اس پر پڑے وہ اس سے وصول نہ کریں۔ وہی جماعت کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا''

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر شفیق امام عطا فرمایا۔ دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی تاکید یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے غلاموں کا ہی حصہ ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35471 میں شعبان احمد ولد مشتاق احمد قوم راجپوت سلہری پیشہ دوکانداری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوراء ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شعبان احمد ولد مشتاق احمد اوراء ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد محمد حسین اوراء ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 انور محمود ولد حبیب اللہ اوراء ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 35472 میں ندیم احمد ناز ولد محمد یٰسین قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد ناز ولد محمد یٰسین ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد وصیت نمبر 16909 گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 35478 میں غلام ربانی ولد غلام رسول قوم جٹ جھنگل پیشہ تجارت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پارک خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 5 کنال واقع چک نمبر 13/V ضلع خانیوال مالیتی -/75000 روپے۔ سکنی پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع جناح کالونی خانیوال مالیتی -/100000 روپے۔ کاروباری سرمایہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام ربانی ولد غلام رسول خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم اللہ وصیت نمبر 33253 گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق ولد علم الدین خانیوال

مسل نمبر 35480 میں میاں بشیر احمد ولد حافظ محمد یار قوم سٹھو پیشہ معلم عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 145/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/145000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3482 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں بشیر احمد ولد حافظ محمد یار چک نمبر 145/10-R ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470 گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق ولد علم الدین خانیوال

مسل نمبر 35481 میں مختاراں بی بی زوجہ ایوب احمد قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/54000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مختاراں بی بی زوجہ ایوب احمد بدوملہی ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ناصر ولد محمد یعقوب ساہیوال گواہ شد نمبر 2 امانت اللہ نجم ولد محمد رفیق بدوملہی ضلع نارووال

مسل نمبر 35482 میں ملک محمود احمد خان ولد ملک مبارک احمد صاحب قوم اعوان پیشہ معلم عمر ساڑھے اٹھائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 6 مرلے واقع چکوال مالیتی -/300000 روپے۔ زرعی زمین بارانی رقبہ 2 کنال واقع چکوال مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3218 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک محمود احمد خان ولد ملک مبارک احمد چکوال گواہ شد نمبر 1 ملک اقبال احمد ولد ملک عنایت اللہ گواہ شد نمبر 2 زبیر احمد اعوان ولد محمد دین دفتر وقف جدید ربوہ

مسل نمبر 35483 میں فہمیدہ ناصر زوجہ ناصر احمد خالد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/18000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/14000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فہمیدہ ناصر زوجہ ناصر احمد خالد لالہ موسیٰ ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 مرزا منظور احمد شاد ولد میاں نور عالم صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد خالد ولد غلام نبی مرحوم لالہ موسیٰ

مسل نمبر 35484 میں منیر احمد بھٹی ولد غلام نبی قوم بھٹی راجپوت پیشہ معلم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3174 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد بھٹی ولد غلام نبی بھون ضلع چکوال گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ ولد سید عبدالغنی شاہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد ولد غلام حسین بھون ضلع چکوال

مسل نمبر 35485 میں بشیر احمد ولد نواب دین قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 72 سال بیعت 1984ء ساکن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 4 ایکڑ واقع 4/4-R ضلع مظفر گڑھ مالیتی -/300000 روپے۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ ایک ایکڑ واقع 300/ر ج۔ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/200000 روپے۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 10 مرلے سرفراز کالونی فیصل آباد مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3214 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد ولد نواب دین فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم ولد چوہدری محمد اشرف فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد اکرم حفیظ فیصل آباد

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

❁ مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب آف ناصر آباد شرقی ربوہ کے بیٹے مکرم اعجاز احمد صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ 20 دسمبر 2003ء کو ہوئی۔ اگلے روز مورخہ 21 دسمبر کو ان کی بیٹی مکرمہ سمیرا مشتاق صاحبہ کی شادی کی تقریب ہمراہ مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر فضل احمد رشید صاحب آف 45 جنوبی سرگودھا سے سرانجام پائی۔ مورخہ 21 دسمبر 2003ء کو تقریب ولیمہ اور رخصتانہ کے موقع پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ مکرم اعجاز احمد صاحب مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اور مکرمہ سمیرا مشتاق صاحبہ مکرم چوہدری دل محمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت 61 ج ب دھرڑ ضلع فیصل آباد کے پوتے اور پوتیاں ہیں۔ ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ حکیم فرید احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل کے والد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب آف ناصر آباد شرقی ربوہ گزشتہ تین ہفتوں سے نقرس (Gout) کے باعث علیل چلے آرہے ہیں۔ انتہائی کمزوری کے باعث چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ کے خالہ زاد بھائی مکرم شیخ عبدالقیوم صاحب ابن مکرم شیخ شاہ محمد صاحب آف نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ مورخہ 21 دسمبر 2003ء کو کھروڑپکا کے قریب اچانک دل کا دورہ پڑنے سے 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 22 دسمبر 2003ء کو بیت المہدی میں بعد از نماز مغرب مکرم مغفور احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اٹھوال مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم رفیق بانی سلسلہ کے نواسے تھے۔ آپ نے اپنی یادگار بیوہ 2 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

امداد برائے نادار مریضان

✪ فضل عمر ہسپتال میں ہر سال ہزاروں دکھی مریض علاج معالجہ کی فری سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب اس سہولت کے مہیا کرنے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس کی بڑی وجوہات ملک میں مہنگائی، ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ اور مستحق مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہیں۔ مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے صدقات اور عطیات امداد مریضاں کی مد میں بھجوا کر ثواب حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

❁ مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء وصدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 3 اکتوبر 2003ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 3 اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نکاح وشادی

❁ مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے فضل حق صاحب کی تقریب شادی مورخہ 8 دسمبر 2003ء منعقد ہوئی۔ بارات ربوہ سے پیریانوالہ نزد ٹوبہ ٹیک سنگھ گئی۔ جہاں خاکسار محمد ادریس شاہد صاحب نے عزیز موصوف کا نکاح ہمراہ مکرمہ عذرہ پروین صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب چک نمبر 295 گ ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مبلغ -/35000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ ضیافت کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تعارف کتب

یروشلم
(شہر انبیاء)

نام کتاب: یروشلم (شہر انبیاء)

مؤلفہ: مظفر احمد چوہدری

ناشر: لجنہ اماء اللہ کراچی

تعداد صفحات: 28

لجنہ اماء اللہ کراچی احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے گزشتہ ایک عرصہ سے مختلف موضوعات پر کتب کی اشاعت کا مفید سلسلہ شروع کئے ہوئے ہے۔ ان کی مطبوعات معلومات میں اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔ یہ کتب بڑوں اور بچوں دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تالیف ہو رہی ہیں۔ زیر تبصرہ کتابچہ (شہر انبیاء) ''یروشلم'' کے بارہ میں مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ یہ کتابچہ اگرچہ بچوں کے لئے شائع کیا گیا ہے لیکن یہ بڑوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ یروشلم تاریخی مقدس شہر ہے جس کے ساتھ یہود، نصاریٰ اور مسلمان تینوں مذاہب کی دینی و روحانی وابستگی ہے۔

اسے انبیاء کا شہر بھی کہا جاتا ہے اور یہ ارض مقدس فلسطین میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یروشلم میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جو کسی نہ کسی حوالے سے یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے مقدس ہیں۔ قبلہ اول بھی اسی شہر میں ہے۔ یہود کی دیوار گریہ، مسجد اقصیٰ، اور عیسائیوں کا مقدس مقام قبر مسیح اور قبۃ الصخرہ اسی شہر میں ہیں۔ مختلف ادوار میں اس شہر پر مختلف حکومتوں کا قبضہ رہا ہے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے اسی شہر کو دارالحکومت بنایا۔ حضرت عیسیٰؑ کے وقت یہاں رومیوں کی حکومت تھی۔ حضرت عمرؓ نے یہاں مسجد کی تعمیر کروائی۔ یہ مختصر کتابچہ یروشلم کی تاریخ، اس کے مقام اور موجودہ صورت حال کے بارہ میں ٹھوس معلومات فراہم کر رہا ہے۔ جو بچوں اور بڑوں کے لئے مفید رہے گا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

ولادت

❁ مکرم مطلوب احمد بھلی صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3 دسمبر 2003ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام تفرید احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مقصود احمد بھلی صاحب ایڈووکیٹ پسرور کا پوتا اور مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم بہلول پور کا نواسہ ہے۔ خدا کے فضل سے تینوں بیٹے وقف نو میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نیک صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

❁ مکرم ساجد محمود بٹ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرمہ میمونہ احسان صاحبہ بنت مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب آف دولم کاہلواں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم میاں عامر احمد صاحب ابن مکرم میاں جمیل احمد صاحب روڈس روڈ نیا میانہ پورہ شرقی ضلع سیالکوٹ بعوض دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 19 ستمبر 2003ء کو بیت الذکر کبوتراں والی سیالکوٹ میں مکرم حفاظت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ قدسیہ منور صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری منور لطف اللہ صاحب)

❁ محترمہ قدسیہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری منور لطف اللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/36 برقبہ 1 کنال 4 مرلہ 66 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

1۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ شائستہ اکرام صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم کرامت اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ تحسین چوہدری صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم سمیع اللہ چوہدری صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ قدسیہ منور صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ ذکیہ ناصر صاحبہ (//)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	26۔دسمبر	زوال آفتاب	12-09
جمعہ	26/دسمبر	غروب آفتاب	5-13
ہفتہ	27/دسمبر	طلوع فجر	5-37
ہفتہ	27۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-05

کسی کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی۔

پاکستان نے کہا ہے کہ ایران اور ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی ادارے (آئی اے ای اے) کی طرف سے فراہم کردہ معلومات اور اطلاعات کی روشنی میں پاکستان کے بعض سائنسدانوں سے ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے حوالے سے تحقیقات ہو رہی ہیں اور اگر تحقیقات کے دوران کوئی شخص ٹیکنالوجی یا اطلاعات کی منتقلی میں ملوث پایا گیا تو پاکستانی قوانین کے مطابق ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے اور صدر پاکستان نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ ہم کبھی بھی ایٹمی ٹیکنالوجی یا ہتھیاروں کی منتقلی کسی کو بھی نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی سی ٹی بی ٹی پر دستخط کریں گے۔ بات چیت کا ماحول سازگار بنانے کے لئے بھارت مقبوضہ کشمیر میں تشدد اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرے ان خیالات کا اظہار دفتر خارجہ کے ترجمان نے پریس بریفنگ میں کیا۔

پاکستان کی یقین دہانی پر اعتماد کا اظہار۔

امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ سے متعلق پاکستان کے اقدامات کو اطمینان بخش قرار دیا ہے اور پاکستان کسی دوسرے ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل نہیں کر رہا، واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری نے کہا کہ صدر مشرف امریکہ کو یقین دلا چکے ہیں کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے کمانڈ اینڈ کنٹرول کے مؤثر نظام کے تحت ہیں اور ان کے غلط ہاتھوں میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان تعاون جاری رہے گا ترجمان نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنا صدر بش کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

پاکستان عراقی تعمیر نو کے ٹھیکوں سے خارج۔

امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم کے اہم اتحادی پاکستان کو بھی عراق کی تعمیر نو کے لئے دیئے جانے والے ٹھیکوں سے خارج کر دیا ہے۔ امریکہ نے حکومت پاکستان کو ایک خط بھیجا ہے جس میں ان 60 ملکوں کے نام درج ہیں جنہیں عراق کی تعمیر نو کے کنٹریکٹ دیئے گئے ہیں۔ یہ فہرست دیکھ کر پاکستان کو کنٹریکٹ نہ ملنے کا دھچکا لگا ہے۔

سمجھوتہ ایکسپریس کی بکنگ آج سے شروع ہوگی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان 15 جنوری 2004ء سے ریل سروس کی بحالی کے اعلان کے بعد پاکستان ریلوے نے سمجھوتہ ایکسپریس کے لئے ٹکٹوں کی تیاری کا کام مکمل کرلیا ہے۔ جبکہ پہلی ٹرین کے لئے بکنگ آج (26/دسمبر) سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں کرایہ اور ٹائم ٹیبل آئندہ ایک دو روز تک لاہور، کراچی سمیت تمام اہم ریلوے سٹیشنوں اور ریزرویشن دفاتر میں آویزاں کر دیا جائے گا۔ معاہدے کے مطابق سمجھوتہ ایکسپریس ہفتہ میں دو دن سوموار اور منگل کو لاہور سے اٹاری اور اٹاری سے لاہور کے لئے چلے گی۔ لاہور سے یہ ٹرین صبح 8 بجے اٹاری کے لئے روانہ ہوگی۔ جبکہ اٹاری سے یہ ٹرین انڈین وقت کے مطابق دن اڑھائی بجے لاہور کے لئے روانہ ہوا کرے گی۔ اس ٹرین کا لاہور سے اٹاری تک کا کرایہ 50 روپے ہوگا جبکہ مسافر 35 کلو تک سامان ہمراہ لے جاسکے گا۔ ایک اندازے کے مطابق اس ٹرین سے ہر ماہ ساڑھے 6 ہزار مسافر پاکستان سے بھارت جائیں گے۔ جس سے ریلوے کو ماہانہ تقریباً 32 لاکھ روپے آمدنی ہونے کی توقع ہے۔

پرانے شناختی کارڈ 31 دسمبر سے منسوخ کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری۔

حکومت نے پرانے شناختی کارڈ 31/دسمبر سے منسوخ ہونے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے چیئرمین نادرا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ نئے پاسپورٹ، سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کے کنکشن کے لئے نیا شناختی کارڈ پیش کرنا ہوگا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ نئے شناختی کارڈ کی درخواستیں وصول کرنے کے لئے نادرا کے دفاتر 25/دسمبر اور اتوار کے روز بھی کھلے رہیں گے۔

امریکہ میں دہشت گردی کا خطرہ۔

امریکہ میں سال نو اور کرسمس کے موقع پر دہشت گردی کے خطرہ کے باعث واشنگٹن اور نیویارک میں سکیورٹی کے انتہائی سخت اقدامات کئے گئے ہیں۔ واشنگٹن میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائیل نصب کر دیئے گئے ہیں جبکہ فوجیوں کو نیویارک کے علاقے میں مسافر ٹرینوں اور ہوائی جہازوں میں گشت کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ بیرون ملک بھی امریکی سفارت خانوں کی سکیورٹی بڑھادی گئی ہے۔

لیبیا پر عائد پابندیاں۔

امریکہ لیبیا پر عائد پابندیاں اٹھانے پر رضا مند ہو گیا ہے۔ یہ بات امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ امریکہ نے لیبیا کی طرف سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار تلف کرنے کے اعلان کے بعد کیا ہے۔ دہشت گردی الگ مسئلہ ہے۔ امریکہ ان تمام معاملات کو بدلنے کی روشنی میں دیکھے گا۔

لیبیا کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ۔

عالمی ایٹمی توانائی ادارے کے سربراہ محمد البراوی نے کہا ہے کہ لیبیا کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ اگلے ہفتے شروع ہو جائے گا۔ لیبیا کی طرف سے تخفیف اسلحہ کے اضافی معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان خوش آئند ہے۔ اس سے مشرق وسطی کو ممنوعہ ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے میں مدد ملے گی۔ لیبیا کے صدر قذافی نے کہا ہے کہ لیبیا کے پاس وسیع تباہی پھیلانے والا کوئی ہتھیار نہیں انسپکٹر جب چاہیں معائنہ کر سکتے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے لیبیا کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔

شمالی کوریا کا ایٹمی بحران۔

چین نے کہا ہے کہ رواں سال شمالی کوریا کے ایٹمی بحران پر مذاکرات شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں تاہم امید کی جاسکتی ہے کہ مذاکرات آئندہ سال شروع ہو جائیں گے چین کی زبردست بیجنگ میں ہونے والے چھ ملکی مذاکرات کا پہلا دور ناکام رہا تھا اور شمالی کوریا نے مذاکرات کو بے سود قرار دیتے ہوئے ان میں مزید شرکت سے انکار کر دیا تھا۔

غزہ پر اسرائیلی فوج کا دھاوا۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فوج کے تازہ حملے میں 10 فلسطینی جاں بحق اور 41 زخمی ہوگئے۔ اسلحہ کی سمگلنگ کے لئے استعمال ہونے والی سرنگوں کے خلاف آپریشن کے نام پر اسرائیلی فوج ٹینکوں اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے رفاہ کے پناہ گزین کیمپ پر چڑھ دوڑی۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

مندرجہ ذیل تاریخوں کو نیو چناب نگر (ربوہ) فیڈر اور اولڈ چناب نگر (ربوہ) فیڈر ضروری مرمت اور مینٹیننس کے لئے بند رہے گا:- اولڈ چناب نگر فیڈر 27 دسمبر 8:30 بجے سے لے کر 12:30 بجے دن تک۔ نیو چناب نگر فیڈر: 28 دسمبر 8:30 بجے سے لے کر 12:00 بجے دن تک۔ اولڈ چناب نگر فیڈر 29 دسمبر 9:00 بجے سے لے کر 12:30 بجے دن تک۔ نیو چناب نگر فیڈر: 30 دسمبر 8:00 بجے سے لے کر 12:30 بجے دن تک۔ صارفین نوٹ فرمالیں:

(واپڈا)

ضرورت خادمہ

ایک معمر بزرگ خاتون کی خدمت کے لئے ایک خاتون خدمت گار کی ضرورت ہے۔ حق الخدمت اور اوقات کار کے لئے رابطہ کریں۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد
بیت الاحسان دارالصدر ربوہ فون نمبر: 212666

اعلان دکان منتقلی

ٹاپ فیشنز یکم نومبر سے اقصیٰ چوک سے منتقل ہوکر ماڈرن شوز سٹور کے سامنے شفٹ ہو گئی ہے
پروپرائیٹر: خالد محمود فون دکان 212762 گھر 212305

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

P.C.O برائے فروخت
کاروبار کرنے والوں کے لئے سنہری موقع
ایک عدد P.C.O چالو حالت مین روڈ دارالنصر نزد نیو جامعہ احمدیہ وٹی آئی کالج برائے فروخت ہے۔
پتہ برائے رابطہ: Mob:0320-4894538,212793:P.C.O

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29